اسلام آباد ۲۰۰۰ء: ص ۱۹۹ (۸)...... مسلک علمائے دیوبند: محمد طیب، قاری، مولانا: دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱۹۹۱ء: ص ۹۳ (۹)...... متحدہ قومیت اور اسلام: حسین احمد مدنی، مولانا: مجلس قاسم المعارف دیوبند، انڈیا س-ن: ص ۷ (۱۰)...... مکتوبِ گرامی نمبر: ۱۲ نومبر ۱۹۴۶ء الحرم، میرٹھ: مدنی نمبر ص ۴۱ (۱۱)...... شیخ الاسلام نمبر: روزنامہ الجمعیۃ، دہلی، بروز ہفتہ ۱۵ فروری ۱۹۵۸ء: ص ۱۷۔ تحریک پاکستان کا حقیقی پس منظر: مدنی، حسین احمد، مولانا: مکی دارالکتب اردو بازار، لاہور ۱۹۹۵ء: ص ۱۸۵۔ عظیم مدنی نمبر: حضرت گل، مولانا ہفت روزہ ترجمان حق، بنوں ۲۵ فروری ۱۹۷۴ء: ص ۴ (۱۲)...... ماہنامہ "حکمت القرآن" ش ۳، ۴: ج ۵: لاہور مئی جون ۱۹۷۶ء (۱۳)...... سید حسین احمد مدنی ایک شخصیت ایک مطالعہ: مقالہ نگار جانباز مرزا، مکتبہ ظفر سرگودھا روڈ فیض آباد گجرات س-ن: ص ۳۲۲، ۳۲۳ (۱۴)...... ارمغان حجاز: علامہ اقبال: ادبیات لاہور س-ن: ص ۲۳۷ (۱۵)...... سید حسین احمد مدنی ایک شخصیت ایک مطالعہ: مقالوں کا مجموعہ: مکتبہ ظفر سرگودھا روڈ، گجرات س-ن: ص ۳۲۱، ۳۲۲ (۱۶)...... یہ علامہ طالوت کا صحافتی نام ہے، اصل نام ان کا مولانا عبدالرشید نسیم ہے۔ (۱۷)...... سید حسین احمد مدنی ایک شخصیت ایک مطالعہ: مقالہ نگار جانباز مرزا: مکتبہ ظفر سرگودھا روڈ فیض آباد گجرات س-ن: ص ۳۲۴ تا ۳۳۱۔ اقبال کے ممدوح علماء، قاضی، افضل حق قرشی، مکتبہ محمودیہ کریم پارک، لاہور ۱۹۷۸ء: ص ۸۱، ۸۲ (۱۸)...... قاموس المحیط: علامہ، مجدالدین، فیروز آبادی: مکتبہ رشیدیہ، دہلی ۱۹۳۵ء: ص ۵۲ و ص ۱۶۸: ج ۴ (۱۹)...... انوارِ اقبال: بشیر احمد ڈار: اقبال اکادمی پاکستان، کراچی ۱۹۶۷ء: ص ۷۰ تا (۲۰)...... کشکول معرفت: حقانی، عبدالقیوم، مولانا: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، نوشہرہ ۲۰۰۵ء: ص ۱۵۵: ج ۱ (۲۱)...... کشکول معرفت: حقانی، عبدالقیوم، مولانا: ادارۃ العلم والتحقیق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ ۱۴۱۵ھ: ص ۱۷۶: ج ۲ (۲۲)...... بحوالۂ بالا: ص ۱۷۷: ج ۲۔ اصل حوالہ رختِ سفر (شاعر مشرق کا غیر مدون کلام): محمد انور حارث بی-اے: تاج کمپنی لمیٹڈ بندر روڈ کراچی ۱۹۵۲ء: ص ۱۴۲- آپ کے دوست مولانا حکیم فضل الرحمٰن مرحوم سواتی مقیم آمبور جنوبی ہند کے مشورے سے علامہ اقبالؒ نے اپنے مجموعہ سے مندرجہ بالا پانچ اشعار نکال دیئے۔ بحوالۂ بالا ص ۱۷۸ (۲۳)...... کشکول معرفت: حقانی، عبدالقیوم، مولانا: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، نوشہرہ ۲۰۰۵ء: ص ۱۵۶: ج ۱ (۲۴)...... کشکول معرفت: حقانی، عبدالقیوم، مولانا: ادارۃ العلم والتحقیق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ ۱۴۱۵ھ: ص ۱۸۰: ج ۲ (۲۵)...... بحوالۂ سابق: ص ۱۷۷: ج ۲ (۲۶)...... ماہنامہ "الفرید" ج ۳، ش ۳: دارالعلوم صدیقیہ زروبی، صوابی ۲۰۰۲ء: ص ۲۳ (۲۷)...... کلیات اقبال: محمد اقبال، علامہ: مکتبہ امتیاز راجپوت مارکیٹ اردو بازار، لاہور ۱۹۹۷ء: ص ۲۷۳ (۲۸)...... یہ توبہ نامہ ماہنامہ "میثاق" لاہور کی فروری ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں طبع ہوا تھا، پھر ماہنامہ "انوارِ مدینہ" نے اسے شائع کیا، بحوالہ اقبال کے ممدوح علماء: قاضی، افضل حق قرشی: مکتبہ محمودیہ کریم پارک، لاہور ۱۹۷۸ء: ص ۷۵ تا ۷۷

☆......☆......☆

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل......

مولانا شفیق احمد بستوی

آج سے کوئی ۳۰ رسال پہلے کی بات ہے کہ دہلی کے تبلیغی مرکز بنگلہ والی مسجد بستی حضرت نظام الدین اولیاء میں شام کے وقت حاضری ہوئی اور بعد نمازِ مغرب معمول کے مطابق منعقد ہونے والی مجلس علم و ذکر میں شرکت بھی ہوئی جس سے حضرت مولانا محمد عمر پالن پوریؒ خطاب فرمارہے تھے اور یہ مجلس یومیہ معمول کی مجلس ہوتی تھی۔ اس سے فراغت ہوتے ہی نمازِ عشاء کی ادائی ہوئی اور نماز کے بعد ہی اُس عالمی مرکز میں مقیم کچھ شخصیات کی زیارات کا موقع بھی میسر آیا جن میں سرفہرست حضرت جی مولانا محمد انعام الحسن صاحب کاندھلوی علیہ الرحمۃ ہیں جو کہ مسجد سے ہی متصل آٹھ منزلہ عمارت کے غالباً تیسرے فلور کے ایک حجرے میں تشریف فرما ہوتے تھے، مسجد کے صحن میں شمالی سمت میں برآمدہ ہے جہاں دو مزید ایسی شخصیات کی زیارت ومشاہدہ کا اتفاق ہوا، جو کہ دونوں ہی بصطة فی العلم والجسم کا مصداق معلوم ہوتی تھیں۔

طالب علمانہ مزاج کے عین مطابق پہلے ہم نے اِن دونوں بھاری بھرکم وجود کے حامل حضرات کے بارے میں وہاں کے مقیم لوگوں میں سے ایک سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ ان دونوں میں جو عمر رسیدہ شخصیت ہیں وہ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بلیاویؒ ہیں اور جو جوان عمر شخصیت ہیں وہ مولانا محمد زبیر الحسن صاحب ہیں جو کہ حضرت جی کے صاحبزادے ہیں، ہم نے چند لمحات کے لیے حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بلیاویؒ کی خدمت میں حاضری دی جو کہ احقر کے والد مرحوم کے درسی ساتھی بھی تھے اور اس ملاقات سے قبل چند مرتبہ مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے سالانہ تبلیغی پروگرام میں زیارت بھی کر چکا تھا اور اب بالمشافہ تعارف کا موقع ملا تھا۔

اس عالمی تبلیغی مرکز میں یہ دو حضرات اپنے ظاہری اور بھاری بدن کی وجہ سے بالکل نمایاں تھے، ہم نے اس وقت دیکھا کہ مولانا بلیاویؒ وہیل چیئر پر حجرے سے نماز میں تشریف لائے تھے۔ جب کہ حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ

تن ومند جوان تھے اور بالکل صحت منداورفٹ تھے، بلاکسی سہارے کے چلتے پھرتے نظر آتے تھے، یہ چند سطریں اُنہی کے تذکرہ کے لیے قلم بند کی جارہی ہیں۔

حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحب کاندھلوی ثم الدہلویؒ دعوت وتبلیغ کے پلیٹ فارم سے ایک بین الاقوامی شہرت کے حامل شخص تھے، اِس حوالہ سے اُن کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، تاہم اُن کی زندگی کے بہت سے گوشے اور اُن کے کئی سوانحی پہلو ایسے ہیں جو بہت سارے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں، چنانچہ عرض ہے کہ وہ تبلیغ کے آخری حضرت جی مولانا محمد انعام الحسن علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ کے نواسے تھے۔

حضرت مولانا محمد زبیر الحسنؒ ۱۰ر جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ مطابق ۳۰ر مارچ ۱۹۵۰ء کو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا علیہ الرحمۃ کے گھر واقع سہارنپور میں پیدا ہوئے یعنی کہ ننھیال میں پیدا ہوئے۔ اِبتدائی تربیت وتعلیم کے ایام یہیں گزرے اور جب قرآنِ کریم کی تعلیم کے آغاز کا مرحلہ آیا تو مؤرخہ ۵ر ربیع الاوّل ۱۳۷۴ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۵۵ء کو حضرت رائے پوری علیہ الرحمۃ کی خانقاہ واقع رائے پور میں لے جاکر آپ کی بسم اللہ کرائی گئی۔ خانقاہ رائے پور میں بسم اللہ کرائے جانے کا مقصد یہ تھا کہ اس ہونہار بچہ کی جہاں ظاہری تعلیم وتربیت کا آغاز ہورہا ہے، وہیں صحبتِ اہل اللہ اور باطنی تربیت وتزکیہ کے لیے بھی اس کے ذہن وضمیر کو تیار کیا جارہا ہے۔

تعلیم وتربیت کا آغاز ہوا تو اہل دل واہل نظر اساتذہ کی توجہات وبرکات سے چند سالوں میں حفظِ قرآن کریم کی تکمیل کا مرحلہ بھی آپہنچا اور معاً بعد اِبتدائی فارسی وعربی کی کُتب کا آغاز ہوا، جو درس نظامی کے نصاب کی اِبتدائی منزل تھی جو نہایت خیر وخوبی کے ساتھ عبور ہوئی اور ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں شرح جامی اور شرح وقایہ تک کی کتب کی تکمیل ہوئی، یہ تعلیم وتربیت کے تمام مراحل حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ نے اپنے مشفق ومربی نانا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ کے زیر سایہ وزیر نگرانی مکمل کیے، چنانچہ مظاہر علوم سہارنپور کی روحانی وعلمی فضاؤں میں پروان چڑھتے رہے، ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۱ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی، یوں تعلیمی سفر کی تکمیل ہوئی۔

حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ نے ایک اچھی اور عُمدہ صلاحیت کے لیے عُمدہ ہی محنت کی تھی، جملہ علوم و فنون کی کتب پر نہایت موزوں ومناسب دلچسپی ودل جمعی کے ساتھ محنت اور پھر اس محنت کے صلہ میں بہترین دسترس حاصل کی تھی، چنانچہ مظاہر علوم سے فراغت کے بعد آپ اپنے والدِ گرامی قدر حضرت جی مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ کے پاس دہلی تشریف لے آئے اور تبلیغی مرکز نظام الدین میں واقع مدرسہ کاشف العلوم میں تدریس کا فریضہ انجام دینے لگے، مولانا چونکہ ایک جید اِستعداد کے مالک تھے اس لیے از اوّل تا آخر تمام ہی درجات ومراحل کی کتب پوری خوبی کے

ساتھ پڑھائیں اور بالآخر بخاری شریف کی تدریس کے مرتبۂ فضیلت تک پہنچے اور گزشتہ پچیس سال سے مسلسل بخاری شریف کا درس دیتے رہے۔

مولانا چونکہ تبلیغی مرکز کے مدرسہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے اور حضرت جیؒ کے ہی فرزندِ ارجمند تھے اور دوسری طرف تحریک دعوت وتبلیغ کے مرشد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ کے نواسے اور تربیت یافتہ تھے، اس لیے گویا تبلیغ و دعوت کی محنت آپؒ کی گھٹی میں پڑی تھی، چنانچہ تدریسی عمل کے ساتھ ساتھ دعوتی سرگرمیاں اور تبلیغی اسفار آپ کے شبانہ روز مشاغل کا لازمی حصہ تھے، دعوت وتبلیغ کی نسبت سے مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ نے دنیا کے بہت سارے ملکوں کا متعدد بار سفر کیا اور ایمان ویقین کی روح پرور صدائیں بنو آدم کے ایک بڑے طبقہ کی سماعتوں تک پوری تن دہی کے ساتھ پہنچائیں، گزشتہ کئی سالوں سے پاکستان کے مشہور عالمی تبلیغی اجتماع رائے ونڈ کی اِختتامی نشستوں میں آخری گفتگو آپ ہی کی ہوتی تھی اور آپ ہی کی دعاء سے اِجتماع اِختتام پذیر ہوتا تھا۔

حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ نے علومِ دینیہ ظاہرہ کی تحصیل کے ساتھ اہل اللہ کے ساتھ تعلق اور اُن کی صحبت سے روحانی و باطنی علوم کا اِستفادہ بھی معروف دستور کے مطابق کیا تھا، جس کی منزلیں آپ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ کی نگرانی وتعلیمات کے مطابق طے کی تھیں اس لیے بفضلہٖ تعالیٰ فضیلت کی وہ منزل بھی آپ کو نصیب ہوئی، جب کہ ۳ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء بروز جمعہ مسجد نبوی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا، روحانی ترقیات کی منزلیں مزید طے ہوتی رہیں اور پھر آپ اپنے والد ماجد حضرت جی علیہ الرحمۃ سے وابستہ رہے اوران سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہوئی، علوم معرفت میں مزید ترقی حاصل ہوتی رہی یہاں تک کہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں حسنی ندوی علیہ الرحمۃ سے بھی خلافت واجازت حاصل ہوئی، اس طرح جامِ معرفت سے جو مئے آپ کو نصیب ہوئی گویا وہ دو آتشہ نہیں بلکہ سہ آتشہ تھی، جس کی تاثیر دل پذیر کا اندازہ اہل معرفت ہی لگا سکتے ہیں، یہی تو وجہ ہے کہ ہم نے مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ کے سادہ وسیدھے الفاظ بارہا تبلیغی اجتماعات میں سنے ہیں جو کسی بھی قسم کے تصنّع و تکلّف سے پاک ہوتے تھے مگر دل پر اثر کرنے والے ہوتے تھے، کیونکہ وہ اہل دل کی صحبت سے فیض یافتہ تھے تو ان کے دل سے نکلے ہوئے الفاظ سامعین کے قلوب پر یوں اثر انداز ہوتے تھے جیسے کہ ’’از دل خیزد بر دل ریزد‘‘ کا مصداق ہوں۔

حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ ایک طرف جید استعداد کے مالک شان دار مدرس تھے تو دوسری طرف میدان دعوت وتبلیغ کے مایہ ناز شہسوار تھے، علمی خوبیوں اور عملی فضائل کی بناپر ہی آپ کو جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کی مجلس شوریٰ کے